جلد ۱ | ۱۸ ماہ تبوک ۱۳۲۶ھش | ۳ ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ | ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۲ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

مشرقی پنجاب میں فوج اور پولیس کے کارنامے

مشرقی پنجاب میں جو ظلم مسلمانوں پر ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے لیڈروں نے اپنے ہم مذہب اور ہم قوم عوام کو مجبور کرنے میں اور ان کو تشدد دینے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ باوجود اس کے کہ اقلیت کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور حفاظت کے بڑے بڑے وعدے کئے گئے تھے۔ اور روز بروز کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہندوستانی حکومت نے تا حال ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا۔ گاندھی جی نے حکومت کو کئی طریقوں سے متنبہ کیا ہے لیکن اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکام کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور وہ فسادی عنصر پر صرف یہ کہ قابو ہی نہیں پا سکے۔ بلکہ سینکڑوں مثالیں ایسی موجود ہیں۔ کہ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ حکومت کے متعین کردہ حکام اقلیت کو طرح طرح کی تکلیفیں دینے کا خود ذریعہ بن رہے ہیں۔

کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ مشترکہ کانفرنس پر کانفرنس ہو رہی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے چوٹی کے لیڈر مل کر تجاویز سوچتے ہیں۔ اور مشترکہ اقدامات کے قواعد وضع کرتے ہیں۔ مگر عملاً اس کا نتیجہ خاک بھی نہیں نکلا۔ نہ صرف بھولے بھالے سیاسیات کی گھاتوں سے ناواقف لوگ ہی فسادی اور خونریز حملہ آوروں کا شکار ہو رہے ہیں۔ بلکہ اس جماعت کے افراد بھی جن کا نصب العین ہی خود امن قائم رکھنا اور حکومت کو امن قائم رکھنے میں مدد دینا ہے۔ ان کو بھی طرح طرح کی دھمکیاں دے کر اور خود حملے کروا کر اپنا وطن مالوف چھوڑنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اور ان نیک سیرت اور امن پسند اور امن جو لوگوں کو ہر طریقے سے بدل کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اور فساد برپا کرنے والے اور قتل و غارت کرنے والے لوگوں کو نہ صرف یہی کہ روکا نہیں جاتا۔ بلکہ ان کو حملوں کے لئے اکسایا جاتا ہے۔ اور ان کا رعب ڈالکر اقلیت سے گاؤں خالی کروائے جا رہے ہیں۔ فوج اور پولیس اس درندگی کو بانظام طریقوں سے سرانجام دے رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ حملہ آور جتھوں کو روکا جائے۔ اور اقلیت جو اپنے گاؤں میں بیٹھی امن سے کچھ اپنی حفاظت کا ساز و سامان حملہ آوروں سے بچاؤ کے لئے کرتی ہے۔ پولیس اور فوج ان کے برخلاف پہلے تو جھوٹی رپورٹیں کرتی رہی ہے کہ ان کے پاس ہتھیار ہیں۔ اور وہ حملے کرتے ہیں۔ اور پھر کوشش کر کے ایسے حکم حاصل کر لیتے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ اقلیت کے سربرآوردہ لوگوں کو تنگ کیا جا سکے۔ بعض دفعہ بلا وجہ جھوٹے الزام لگا کر ان کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ گرفتار کر کے گولیوں کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔

مشرقی پنجاب میں ایسا سینکڑوں بار نہیں بلکہ ہزاروں بار ہوا ہے۔ اور گاؤں کے گاؤں اس دہشت ناک ذریعے سے خالی کرائے گئے ہیں۔ ورنہ بہت سے اقلیت کے گاؤں جتھوں کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ کئی ایک جگہ تین تین اور چار چار دفعہ جتھوں کو شکست دی گئی۔ اور ان کو بھگا دیا گیا۔ مگر ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ کہ ہندوستانی فوج اور پولیس نے نہ صرف جتھوں کو ابھار کر پھر حملے کرائے بلکہ خود بھی ان کے ساتھ ملکر گاؤں والوں پر حملے کئے۔ اور پھر اقلیت کے بظاہر طرفدار بنکر ان سے گاؤں خالی کروا دیئے ہمیں پورا یقین ہے۔ کہ اگر صرف فسادی لوگ ہی بطور خود اقلیت پر حملے کرتے۔ تو کئی مقامات پر ان کو ہمیشہ کے لئے شکست فاش ہوتی۔ اور لوگ اپنے اپنے گاؤں میں بیٹھے رہتے اور مقابلہ کئے جاتے باوجود حملہ آوروں کی کثرت کے ایسے مقامات پر اقلیت کی چھوٹی چھوٹی جمعیتوں نے بھی ان کا مونہہ پھیر دیا ہے۔ لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ اقلیت کی امداد کرنا یا صرف زبانی ہی داد شجاعت دینا تو الگ رہا الٹا ان ہی پر فوج اور پولیس برستی رہی ہے۔ اور برس رہی ہے۔

بے شک مشرقی پنجاب کی طرح بعض مغربی

قادیان کی حفاظت

ازحضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

حال کی شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ کہ تمام جماعتیں اپنے ۱۸ سال سے ۵۵ سال کی عمر کے مردوں کی فہرست بنا کر ان کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر دیں اور ۱/۸ حصہ آدمی قرعہ ڈالکر فوراً قادیان کی حفاظت کے لئے بھجوا دیں۔ کئی ایک نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔ قادیان سے دفاتر اور کارکنوں کا ایک بڑا حصہ فوراً نکلوانا ضرور رہی ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے انہوں نے دن رات کام کیا ہے اور سب کام سلسلہ کے بند ہیں۔ اس لئے فوراً نئے فیصلہ کے ماتحت باہر سے آدمی جانے چاہئیں۔ قادیان کی مرد آبادی کا ۱/۵ ہر وقت قادیان رہے گا۔ اس طرح قادیان پر پھر بھی دوسروں سے زیادہ بوجھ رہے گا۔ یہ وقت دیر کا نہیں فوراً اس انتظام کے ماتحت آدمی بھجوائیے۔ اس میں مرضی کا سوال نہیں۔ جبراً ہر شخص کو یہ خدمت دینی ہوگی۔ اور تین ماہ تک یہ خدمت کرنی ہوگی۔ ہر تین ماہ کے بعد یہ ڈیوٹی بدلتی رہے گی :-

خاکسار

مرزا محمود احمد

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی۔ گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع ہو کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ سے شائع کیا گیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

علاقوں میں بھی جواب دیا گیا ہے۔ اور ہم ہرگز ایسے واقعات کی تائید نہیں کرتے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو مغربی پنجاب میں اس سے پاسنگ بھی نہیں ہوا جو کچھ مشرقی پنجاب میں ہوا ہماری اطلاعات کی تائید میں کہ پولیس اور فوج اقلیتوں کیخلاف فسادیوں کی مدد کرتی رہی ہے۔ یہی بات کافی ہے کہ مشرقی پنجاب کے بہت سے ایسے علاقے ہیں۔ جن میں اقلیت کی اکثریت تھی۔ کئی علاقوں میں ساٹھ ساٹھ اور ستر ستر فی صدی مسلمان تھے۔ اور اگر فوج اور پولیس فسادیوں کی مدد نہ کرتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ فسادی منتشر نہ ہو جاتے۔ مگر ایسے علاقوں میں بھی وہی ہوا ہے۔ جو ان علاقوں میں ہوا جہاں مسلمان ۳۰ یا کم فیصدی تھے۔

قادیان

ہم اس اشاعت میں دوسری جگہ قادیان سے آمدہ اطلاع شائع کر رہے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ مشرقی پنجاب اور دہلی کی بدامنی میں حکومت وقت کے نادان افسروں کا کہاں تک ہاتھ ہے۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قانوناً قائم شدہ حکومت کی وفادار رہتی ہے۔ اور اس سے امن قائم کرنے میں تعاون کرتی ہے۔ اس کا شروع ہی سے یہ اصول ہے۔ اور آج تک اسی پر کاربند رہی ہے۔ اہالی قادیان جس امن سے اس فتنہ و فساد کے دور میں زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اس کی مثال ملنا محال ہے۔

اس قصبہ میں تین چار سو سے زیادہ ہندو اور سکھ نہیں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں تین چار سو غیر احمدی مسلمان اور تقریباً چودہ ہزار احمدی مسلمان آباد ہیں۔ لیکن کیا مجال کہ کسی ہندو یا سکھ کا بال بھی بیکا ہوا ہو۔ امام جماعت احمدیہ نے کئی بار اعلان کیا۔ کہ ہندو اور سکھ کا جان و مال احمدیوں کے پاس بطور امانت ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کا بچہ بچہ اس امر کی گواہی دے سکتا ہے۔ اگرچہ بعض شرارت پسند غیر مسلموں نے بدامنی پھیلانے کی کئی بار کوشش کی۔ مگر وہ اب تک ناکام ہی رہے ہے۔

اطلاع آمدہ از قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چند شریر لوگ اب کامیاب ہوتے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے قوم اور متعصب پولیس افسروں سے مل کر قادیان جیسے پرامن بستی کی فضا بھی مکدر کر دینے کی پوری پوری اور کامیاب کوشش کی ہے چودھری فتح محمد صاحب سیال اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں بزرگ ایسی حرکت کیکھ کے لحاظ سے اور جسمانی طور پر بھی ناقابل ہیں۔

پچھلے دنوں جو ہندوستان ریڈیو سے یہ سفید جھوٹ نشر کیا گیا تھا۔ کہ قادیانی احمدی حملے کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قادیان کے یہ سب غیر مسلم شریر عنصر کی جھوٹی رپورٹوں کا ہی نتیجہ تھا۔ اور یہ تیاری تھی اس امر کی کہ جھوٹے الزام لگا کر احمدی بزرگوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ ان کا قصور صرف اس قدر ہے کہ وہ پرامن رہنا چاہتے ہیں۔ اور ہزاروں مسلمانوں کو جن کو پولیس اور فوج سے ملکر سکھوں نے اپنے گاؤں سے بھگا دیا ہے۔ اور ان کو لوٹ لیا ہے قادیان میں پناہ دی ہوئی ہے۔ اور ان کا خرچ برداشت کر رہے ہیں۔

ہم مشرقی پنجاب اور انڈین یونین کی حکومتوں کی توجہ اس بے انصافی کیطرف منعطف کراتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ یہ حکومتیں شریر لوگوں کے ہاتھ میں آلۂ کار بنکر ایک پرامن اور وفادار شہریوں کی جماعت کو ناحق تنگ نہیں کرے گی۔ اور بے فائدہ تلاشیاں لے کر اور گرفتاریاں کرکے ان پر ظلم نہیں ہونے دیگی۔

ظاہر ہے کہ اگر قادیان کے احمدی غیر مسلموں پر حملے کرتے۔ تو ان کا پہلا شکار قادیان کے غیر مسلم ہوتے۔ خاص کر اس لئے بھی کہ انہی غیر مسلموں میں سے وہ شریر لوگ بھی ہیں۔ جنکو قادیان کا امن ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا۔ یہاں بھی وہ اسی طرح بربادی اور لوٹ مار دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس طرح قادیان کے اردگرد دیہات میں ہوئی ہے۔

ان لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کسی کو دکھ نہیں پہنچاتے۔ اور نہ یہ انکا عقیدہ ہے۔ بلکہ وہ بلا امتیاز قوم و مذہب ہر انسان کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتے ہیں حکومت بھی اس بات سے ناواقف نہیں۔

کتنے ظلم کی بات ہے کہ جو لوگ جتھے بنا بنا کر اور مسلح ہو ہو کر مسلمانوں پر غارت گری ڈال رہے ہیں۔ ان کی تو ذرا باز پرس نہیں کی جاتی۔ نہ ان سے ہتھیار لئے جاتے ہیں نہ ان کی خانہ تلاشیاں ہوتی ہیں۔ اور نہ ان کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ امن پسند ہیں اور محض دفاع کرتے ہیں۔ ان پر پولیس اور فوج ہر قسم کی سختی روا رکھتی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان احمدیہ جماعت کا نہایت مقدس مقام ہے۔ ان کے امام کی پیدائش اس قصبہ میں ہوئی ہے۔ اور احمدیت کی تمام مذہبی روایات اس قصبہ سے وابستہ ہیں۔ اس لئے منفرداً ہر احمدی اپنے جان و مال سے زیادہ اس کے ذرے ذرے کی حفاظت کرنی چاہتا ہے۔ اور انشاء اللہ کرے گا۔ ہم دنیوی ساز و سامان پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ ہمارے تیر و کمان اور گولی بندوق صرف ہماری دعائیں ہیں۔ اور ہمیں اللہ تعالےٰ پر پورا پورا اعتماد ہے۔ کہ وہ اس کی حفاظت میں ہماری مدد کرے گا۔ اور دشمنوں کی چالیں آخر ناکام ہونگی

تاجر احباب فوری توجہ کریں

ایسے تاجر جو مشرقی پنجاب سے آ رہے ہیں۔ یا وہ تجار اصحاب جنہوں نے اپنے نام دفتر تجارت لاہور میں لکھوائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی پہلی فرصت میں مجھ سے آکر ملیں تاکہ میں یہ معلوم کر سکوں کہ وہ کیا کام کرتے تھے اور اب کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں اور کس قسم کی تجارت کا انہیں خاص تجربہ ہے تاکہ ان کے حسب حال مناسب انتظام جہاں تک ممکن ہو سکے کیا جاوے۔ مثلاً بعض ایسے اصحاب ہیں۔ جو آڑھت کے کام سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں اس کام کا تجربہ ہے اور بعض کو لوہار اور اسی طرح دوسرے ضروری کاموں سے واقفیت حاصل کروائی جائے گی۔ وہ جودھامل بلڈنگ لاہور پاکستان میں جلد اطلاع دیں تاکہ ان کو مناسب کاموں پر لگایا جائے اور وہ قوم کے لئے مفید وجود بن سکیں۔

نوٹ:۔ دفتر میں آنا اس لئے ضروری ہے۔ کہ بعض کام ایسے ہیں کہ اگر ان پر فوری طور پر توجہ نہ کی گئی تو دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں اُن کاموں کے چلے جانے کا اندیشہ ہے پھر وقت گذرنے کے بعد ہزار کوشش بھی کرنے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا ناظم تجارت لاہور پاکستان

ضروری تردید

معاصر نوائے وقت اپنی ۱۸ ستمبر کی اشاعت میں رقمطراز ہے

"۱۳ ستمبر کے "زمیندار" میں ایک نوٹ زیر عنوان "مسلمانان قادیان کو دوہری مصیبت کا سامنا" مہتمم مرکز تنظیم اہل سنت لاہور کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک شخص محمد طفیل نامی کی روایت سے بیان کیا گیا ہے کہ قادیان سے جو کنوائے پناہ گزینوں کو لائے گئے ہیں ان میں احمدی غیر احمدیوں کو نہیں آنے دیتے یہ روایت سراسر غلط ہے۔ چنانچہ ذیل میں ان غیر احمدی احباب میں سے جن کو زیر انتظام احمدی جماعت لاہور لایا گیا ہے۔ چند دستوں کی شہادت درج کی جاتی ہے:۔

قادیان میں اس وقت بیس ہزار کے قریب غیر احمدی پناہ گزین موجود ہیں۔ ان سب کی خوراک اور رہائش کا انتظام ہے جس کے لئے نہ ابھی تک کسی مسلم ادارہ سے جماعت احمدیہ قادیان کو کوئی مدد پہنچی ہے نہ گورنمنٹ کی طرف سے۔ (گیارہ اشخاص کی تصدیقی شہادت ہے)

بقیہ صفحہ ۳

کام کو کرنے میں اپنی ہتک آپ محسوس نہ کریں۔ اور ہم دنیا کے سامنے ایک تجارتی قوم کے رنگ میں آجائیں "تاجر کے لئے تبلیغ کے بھی بڑے بڑے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں مسلمان تبلیغ کے ذریعہ ہی دنیا پر چھا گئے تھے۔ پس ہم کو بھی ان کی تقلید میں اس طریق سے چھا جانا چاہیئے۔ اس طریق سے دین و دنیا کے مقاصد ہم حاصل کر سکیں گے۔ اور بہت تھوڑے وقت میں اس مالی نقصان کو پورا کر لیں گے جو جائیدادوں کے نقصان میں ہم کو اٹھانا پڑا ہے۔ آپ کی رہنمائی کے لئے مرکز لاہور میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک ادارہ کھول دیا ہے جو کہ تجارتی رہنمائی آپ لوگوں کی کرے گا۔ اور آپ لوگوں کو ہر ممکن امداد دے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق دیتے ہوئے دنیا کی دولت آپ کے قدموں کے نیچے ڈال دے تاکہ آپ زیادہ سے زیادہ اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ اور اس کی رضا میں خرچ کر سکیں (خاکسار ناظر اعلیٰ لاہور)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو لاہور میں صدر انجمن احمدیہ کا مرکز قائم فرمایا ہے اس میں حسب ذیل ناظر اور ممبران کا تقرر فرمایا ہے

(۱) جناب نواب خان عبداللہ خان صاحب ناظر اعلےٰ و ناظر بیت المال
(۲) جناب عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ و امور خارجہ و ناظر تعلیم و تربیت
(۳) جناب نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر ناظر دعوت و تبلیغ
(۴) جناب مولوی نور الحق صاحب ناظر انخلاء آبادی و نو آبادی
(۵) جناب مولوی سیف الرحمٰن صاحب ناظر ضیافت
(۶) جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ممبر
(۷) جناب چوہدری اسد اللہ خاں بار ایٹ لا ممبر
(۸) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ؍؍
(۹) جناب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز ؍؍
(۱۰) جناب مولوی محمد صدیق صاحب ؍؍

نہایت ضروری اعلان

تمام جماعتہائے پاکستان اور بیرون ہند کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قادیان کے باقی دنیا سے منقطع ہو جانے کی وجہ سے لاہور میں ایک دوسرا مرکز قائم کیا ہے۔ جس کا نام حضور نے مرکز پاکستان لاہور تجویز فرمایا ہے۔ یہ مرکز قادیان سے الگ بالکل مستقل طور پر کام کرے گا اور اس مرکز کا ناظر اعلےٰ اور ناظر صاحبان اور ممبران مجلس قادیان کے مرکز سے بالکل علیحدہ ہونگے۔ (قادیان کا مرکز صرف ہندوستان کے لئے ہوگا) احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ آیندہ تمام خط و کتابت اس مرکز سے فرماویں۔ آیندہ کے لئے تمام خط وکتابت اور ہر قسم کے چندہ جات اسی مرکز کے پتہ پر ارسال فرمائیں

احباب کو علم ہوگا کہ مشرقی پنجاب میں جماعت احمدیہ کو کافی جانی اور مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ مشرقی پنجاب میں جماعت کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی ان لوگوں کو اس قدر مالی نقصان پہنچا ہے۔ کہ جو دینی خدمت چندوں کی صورت میں وہ پہلے کر رہے تھے اب وہ شائد اس قدر نہ کر سکیں۔ اس لئے مغربی پنجاب اور دیگر جماعت ہائے پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ طوعی قربانی کرکے اس کمی کو پورا کریں جو مشرقی حصہ کی تباہی سے پیدا ہو جانا ضروری ہے۔ آپ لوگوں نے جائیدادوں اور اموال کی تباہی اور بربادی کا مشاہدہ کیا ہے۔ پس خدا تعالےٰ کے فضلوں سے ہی ان چیزوں سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مشرقی پنجاب والے محض ان سے اپنی جائیدادوں سے علیحدہ ہوئے ہیں۔ آپ خدا تعالےٰ کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے اپنے اموال اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر دیں۔ کیا ہی مبارک انسان ہے جو اللہ تعالےٰ کی رضا کی تلاش میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے اموال کا سودا کرتا ہے۔ ہماری جماعت ایک زندہ جماعت ہے جب جرمنی جیسی لامذہب قوم ۲۵ سال کے اندر پھر دنیا سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتی ہے تو کیا وجہ ہے احمدیہ جماعت جس کے ساتھ خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں چند سالوں کے اندر اللہ تعالےٰ کے دیئے ہوئے عزم اور ارادہ کے ساتھ پھر دنیا پر نہ چھا جائے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو ہم نہایت تذلل اور انکساری سے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور گر جائیں اور اس کی امداد چاہیں۔ دوسری طرف جہاں تک بھی قربانی اور ایثار کا نمونہ ہم پیش کر سکتے ہیں۔ وہ پیش کرکے دکھا دیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو کوئی عجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ ایک دو سال کے اندر ہی ہماری تمام کی تمام مشکلات کو دور کر دے۔ اور ہم کو مظفر و منصور دنیا کے سامنے ظاہر فرما دے۔

اس کے علاوہ تمام امانتداروں کی خدمت میں گذارش ہے کہ صیغہ امانت دو جگہ ہوا کرے گا (اول)۔ مرکز قادیان میں (دوئم) مرکز لاہور میں۔ قادیان کے امانت دار صرف قادیان سے روپیہ حاصل کر سکیں گے۔ اور پاکستان اور بیرون ہند کے احباب صرف لاہور سے اپنی امانت حاصل کر سکیں گے اگر کوئی صاحب لاہور سے قادیان اپنا کھاتہ کھلوانا چاہیں تو ان کو چاہیئے۔ کہ محاسب اور ناظر اعلےٰ کی تصدیق سے اپنی رقم کو قادیان میں منتقل کرا لیں۔ اور اسی طرح قادیان والوں کو اسی طریق سے لاہور میں کھاتہ کھلوانا پڑے گا۔ مجبوری کی بناء پر اگر کوئی صاحب جن کا کھاتہ لاہور میں ہے۔ قادیان سے روپیہ لینا چاہیں تو وہ محاسب صاحب لاہور اور ناظر صاحب اعلےٰ لاہور کا ڈرافٹ بنوا کرنے جائیں گے اور آپ کو رقم قادیان میں مل سکے گی اس طریق سے قادیان والوں کو لاہور سے روپیہ مل سکے گا ڈرافٹ کا اندراج ان کے کھاتہ میں فوراً کر دیا جائے گا۔ اس طریق سے کسی غلطی کا احتمال نہ ہو سکیگا۔ اس وقت بعض احباب کو امانتوں کے لین دین کی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ پس وہ اس طریق کا نوٹ فرما لیں۔

مومن خدا تعالےٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتا اس کی نظر ہمیشہ اوپر ہوتی ہے۔ وہ نیچے دیکھنا جانتا ہی نہیں۔ اس وقت ہمیں مالی دھکا لگا ہے۔ یہ بالکل عارضی اور چندروزہ ہے۔ ہمارا آقا و مطلق خدا چند روز میں ہماری حالت کو بدل سکتا ہے؛ بسا اوقات نقصان بڑی بڑی رحمتوں

کیا آپ سچے احمدی ہیں؟

از حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) اگر آپ سچے احمدی ہیں۔ تو آج ہی سے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ دعاؤں پر زور دیں لے نمازوں پر زور دیں۔ اگر آپ کی بیوی نماز میں کمزور ہے اسے سمجھائیں۔ باز نہ آئے طلاق دے دیں۔ اگر آپ کا خاوند نماز میں کمزور ہے۔ اسے سمجھائیں۔ اگر اصلاح نہ کرے۔ تو اس سے خلع کرا لیں۔ اگر آپ کے بچے نماز میں کمزور ہیں۔ تو ان کا اس وقت تک کے لئے مقاطعہ کر دیں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

(۲)۔ جب موقع ملے نفلی روزے رکھیں اور گذشتہ رمضانوں کے روزوں میں سے کوئی کمی رہ گئی ہو تو جلد سے جلد وہ قرضہ اتار دیں۔

(۳) ان دنوں مسلمانوں پر بڑی مصیبت آئی ہوئی ہے آپ اس مصیبت میں حکومت اور افراد کی پوری امداد کریں۔

(۴) آج ہی اپنے دل میں عہد کر لیں کہ قادیان کی حفاظت کرتے چلے جانا ہے۔ اور اس بارہ میں جو سکیم بنی ہے۔ اس پر فوراً عمل شروع کر دیں۔ وہ سکیم دوسری جگہ درج ہے اور اگر ہندوستانی حکومت کے دباؤ سے ہمیں قادیان خدانخواستہ خالی کرنا پڑے تو ہر ایک احمدی قسم کھائے کہ وہ اسے واپس لے کر چھوڑے گا اور اگر اس میں دیر ہو تو ہر بچہ جب جوان ہو اس سے قسم لی جایا کرے۔ یاد رکھو قادیان خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ مرکز ہے اور ضرور تمہارے پاس رہنا چاہیئے اور رہیگا انشاء اللہ اگر عارضی طور پر کوئی روک پیدا ہو۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ہر وقت اسے اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔

(۵) اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالےٰ توفیق دے۔

(۶) ہر ایک احمدی کو اجڑے ہوئے احمدیوں کو بسانے کے لئے پورا زور لگانا چاہیئے۔ مگر تمہاری ہمدردی صرف احمدیوں سے نہیں ہونی چاہیئے ہر مسلمان کی ہمدردی تمہارا نصب العین ہونا چاہیئے اس وقت اختلافات پر زور دینا یا احمدی غیر احمدی میں فرق کرنا ایک قومی غداری ہے۔ جن مسلمانوں پر ظلم ہوا ہے ان کے عقیدے یا فرقے کی وجہ سے نہیں ہوا۔ اس لئے ہوا ہے کہ وہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کہتے تھے۔ پس ظالموں نے ان آدمیوں پر ظلم نہیں کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظلم کیا ہے اور جن پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کی وجہ سے ظلم ہوا ہماری عقیدت اور ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی مدد کریں تا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی کا احسان نہ رہے۔

(۷) تم کبھی غریب اور بے کس پر ظلم نہ کرو۔ ہر ہندو اور سکھ بھی خدا تعالیٰ کا بندہ ہے اس کے بھائیوں نے اگر غلطی کی ہے۔ تو ہم کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کیا بھائی کی غلطی یاد رکھے جانے کے قابل ہے یا آسمانی باپ کا رشتہ؟ ہم سب اپنے آسمانی باپ کے ذریعہ سے بھائی بھائی ہیں۔ پس ان تمام اختلافات کے باوجود ایک ہندو بھی ہمارا بھائی ہے۔ اور ایک سکھ بھی ہمارا بھائی ہے ہم اس کو ظلم نہیں کرنے دیں گے مگر ہم اس پر ظلم ہونے بھی نہیں دیں گے۔ پھر یہ بھی سوچو کہ کسی دن یہی لوگ اسلام میں داخل ہو کر اسلام کی ترقی کا موجب ہوں گے۔ کل جس باغ کے پھل ہمیں ملنے والے ہیں۔ ہم اسے کیوں اجاڑیں۔

والسلام

مرزا محمود احمد

۱۴ ستمبر ۱۹۴۷ء

۲۲۔ اور فضلوں کا موجب ہو جایا کرتا ہے پس ہمارے لئے مایوسی کی کوئی بات نہیں ہم کو عزم اور ارادہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پھر سے اپنی کمروں کو کس لینا چاہیئے اور کام میں لگ جانا چاہیئے۔ آج کل ہندوؤں کے بہت سے کاروبار کو چھوڑ جانے کی وجہ سے تجارتی منڈیاں ہمارے لئے خالی پڑی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا فرمان مبارک یہی ہے جلد سے جلد تر جس قدر بھی ہمارے پاس سرمایہ ہے اس سے ہر شہر ہر قریہ میں ہم کو چھا جانا چاہیئے۔ اور تجارت کو اپنے قبضہ میں لے لینا چاہیئے کسی بھی تجارتی (باقی بر صفحہ ۲)

”طاقت کے بل پر بات منوانے کا خیال ترک کر دینا چاہئے“

اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کے صدر کی تقریر

نیویارک ۱۷ ستمبر۔ آج اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کا دوسرا باقاعدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں صدر کا انتخاب کیا گیا۔ صدر کے انتخاب کے سلسلے میں دو بار خفیہ رائے شماری کی گئی۔ پہلی بار رائے شماری میں برازیل کے نمائندے کو ۲۶ آسٹریلیا کے نمائندے کو ۲۳ اور چیکوسلواکیہ کے نمائندے کو ۶ ووٹ ملے۔ جب دوسری بار رائے شماری ہوئی تو برازیل کا نمائندہ دو تہائی ووٹوں سے کامیاب ہو گیا۔ صدر منتخب نے ارکان اسمبلی کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اتحادی اقوام کی تنظیم کے مستقبل کے متعلق دنیا بھر میں شک و شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس تنظیم نے بہت ہی کم کام کیا ہے۔ ہمارے ایجنڈے میں بہت سے اہم امور درج تھے۔ لیکن سمٹ سمٹا کر صرف یہی سوال ہماری توجہ کا مرکز بن گیا ہے کہ دنیا امن چاہتی ہے یا جنگ؟ ایٹم کی طاقت اور گیس پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ میرے نزدیک وہ ناکافی ہیں۔ ہمیں محض لڑائی کی مذمت پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ نصب العین بنا لینا چاہئے کہ ہم میں سے کوئی بھی طاقت کے بل پر اپنی بات منوانے کی کوشش نہیں کریگا۔ لڑائی اب صرف اسی صورت میں رک سکتی ہے جبکہ ہم دنیا کی تمام اقوام اور تمام مذاہب کے پیروؤں کا اعتماد حاصل کر لیں۔ ہمیں ہر قدم دانشمندی رواداری اور باہمی تعاون سے اٹھانا چاہئے۔ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہمارے پاس ایسی مادی طاقتیں موجود ہیں جو ہماری کامیابی کی ضامن ہو سکتی ہیں۔

اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کے صدر نے یورپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یورپ کی اقتصادی اور فوجی حالت ایک نہایت پیچیدہ سوال ہے۔ اسی طرح ایشیا کی سرزمین میں جو کشت و خون جاری ہے۔ وہ بھی تشویشناک ہے۔ دنیا کی نگاہیں اتحادی تنظیم پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر ہم نے اپنے عمل سے دنیا کا اعتماد حاصل نہ کیا تو ہم میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ہم اپنے مقصد میں ناکام رہیں گے۔

حکومت ہند امن قائم کرنے میں ناکام رہی ہے

سر ظفر اللہ خاں کا امریکہ میں بیان

نیویارک ۱۷ ستمبر۔ اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے پاکستانی وفد کے قائد سر چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج بذریعہ طیارہ لندن سے نیویارک تشریف لائے۔

آپ نے ایک بیان دیتے ہوئے پھر اس امر کا اظہار کیا کہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کا جو قتل عام جاری ہے۔ اگر اسے روکنے کے لئے حکومت ہند نے مناسب انتظام نہ کیا۔ تو پاکستان باقاعدہ طور پر اس قتل و غارت کی شکایت اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں پیش کر دے گا۔ اگر اس طریق سے بھی ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو ہم دیگر ذرائع استعمال کریں گے۔ اس وقت تک حکومت ہند اس قتل و غارت کو روکنے میں قطعاً ناکام رہی ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کی باہمی غلط فہمیاں فوراً دور ہونی چاہئیں

چودھری خلیق الزمان کا بیان

لکھنؤ ۱۶ ستمبر۔ ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر چودھری خلیق الزمان نے ایک بیان میں پنجاب مسلم لیگ کونسل کی اس قرارداد پر نکتہ چینی کی ہے۔ جس میں کونسل نے مسلمانوں کے لئے فوجی تربیت لازمی کر دینے کا مطالبہ کیا تھا۔

چودھری خلیق الزمان نے کہا کونسل نے یہ تو کہہ دیا کہ ہندوستان کی طرف سے حملے کا خدشہ ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ ہندوستان میں بھی ایک منظم گروہ یہ خیال پھیلا رہا ہے کہ پاکستان ہندوستان پر حملہ کرنے کا متمنی ہے۔ اسی قسم کی افواہوں سے دونوں حکومتوں میں بد اعتمادی پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس طرح فساد اور زیادہ علاقوں میں پھیلنے کا خدشہ بڑھ گیا ہے دونوں حکومتوں کو چاہئے کہ جلد از جلد اس قسم کی غلط فہمیوں کو روکنے کے لئے موثر کارروائی کریں۔ ورنہ حالات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے پنجاب کی مسلم لیگ کو چاہئے کہ وہ بجائے مزید الجھنیں پیدا کرنے کے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے۔ آپ نے گاندھی جی کی اس تجویز کی تائید کی کہ پناہ گزینوں کو واپس ان کے گھر لوٹانے اور ان کا اعتماد حاصل کرنے کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

نئی دہلی ۱۶ ستمبر آج گاندھی جی کی پرارتھنا میں قرآن مجید کی تلاوت کے خلاف سکھوں نے مظاہرہ کیا جس کی بناء پر پرارتھنا بند کرنا پڑی۔

ہندو راج کا خیال ہندو دھرم کو مٹا دیگا

گاندھی جی کا بیان

نئی دہلی ۱۶ ستمبر گاندھی جی نے راشٹریہ سیوک سنگھ کے پانچ سو ممبروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر ہندو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہندوستان میں سوائے ہندوؤں کے اور کسی کے رہنے کے لئے بالخصوص مسلمانوں کے لئے جگہ نہیں ہے اور اگر کوئی رہنا چاہتا ہے تو اسے ہندوؤں کا غلام بن کر رہنا چاہئے تو انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ ہندو دھرم کا مستقبل تاریک ہے اور یہ مذہب مٹ جائیگا۔ ہندوستان اور پاکستان دونوں حکومتوں کو اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے کی پوری کوشش کرنا چاہئے۔

ضلع منٹگمری میں تین ہزار

تاجروں کی گنجائش

منٹگمری ۱۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع منٹگمری میں اس وقت تک مشرقی پنجاب سے آئے ہوئے چار لاکھ مسلم پناہ گزین آباد کئے جا چکے ہیں۔ وہاں ابھی تین ہزار تاجر پیشہ اصحاب کی گنجائش موجود ہے۔ منڈی رائے ونڈ میں ابھی ایک سو پچاس مکانات اور ۱۶۹ دوکانیں خالی ہیں۔ جن کے حصول کے لئے ۱۸ اور ۱۹ ستمبر کو تحصیلدار لاہور کے کمرے کے سامنے مکس میں درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

قادیان میں پولیس کا غلط رویہ

مرکزیہ احمدیہ انجمن پاکستان لاہور کو قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سکھوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر قادیان کے تمام اردگرد کے علاقے کے مسلمان دیہات کو مسلمانوں سے صاف کر دیا ہے اور اب صرف ایک قادیان ہی رہ گیا ہے جہاں مسلمان اڑے ہوئے ہیں۔

لیکن کس قدر مقام حیرت ہے کہ خود حکومت کے کرتا دھرتا ہی اب قادیان کے خلاف دست درازی کرنے لگے ہیں اور حکومت کی مشین کا رخ بجائے ان لوگوں کی طرف ہونے کے جو وسیع پیمانے پر قانون شکنی کے مرتکب ہو رہے ہیں اہالیان قادیان کی طرف ہے جو صرف اپنے بچاؤ اور دفاع کے لئے کوشاں ہیں۔

پولیس قادیان کے مسلمان مکینوں کے گھروں کی تلاشیاں لے کر ان کو سخت تنگ کر رہی ہے اور دو بزرگ اور قابل احترام احمدی کارکنوں کو قتل کے الزام میں گرفتار کر چکی ہے۔ جن میں سے ایک چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے ہیں اور دوسرے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور امور خارجہ ہیں۔

پولیس کا یہ اقدام نہایت ناعاقبت اندیشانہ اور حیرتناک ہے۔ کیا احمدیہ جماعت کے پاس کوئی نوجوان نہیں تھے کہ اگر اس کو قتل و غارت ہی کرنی ہوتی تو جنہیں کو وہ اس کام پر لگا سکتی بجائے اس کے کہ وہ ان بوڑھے اور جسمانی طور پر کمزور اور ضعیف بزرگوں کو لگاتی۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب علاوہ ضعیف اور بوڑھا ہونے کے ایک ٹانگ سے لنگ بھی ہیں۔

(ڈائرکٹر مرکزیہ احمدیہ انجمن پاکستان لاہور)